بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

> مولانا سمیع الحق صاحب ۲۸ نومبر سے مصر وغیرہ کے دورہ پر ہیں اس لئے وہ اداریہ نہیں لکھ سکے۔ مگر مجلس شوریٰ کے حالیہ اجلاس منعقدہ نومبر ۸۳ء میں خارجہ پالیسی پر ان کی مختصر تقریر سے ایک حد تک یہ کمی پوری ہو جائیگی۔ یہ تقریر ۵ نومبر ۸۳ء کو بارہ بجے کر بیس منٹ پر ایوان میں ہوئی جسے وفاقی کونسل سیکرٹریٹ نے ضبط کیا۔
>
> ادارہ

<u>مولانا سمیع الحق</u>: جناب والا۔ جہاں تک جناب وزیر خارجہ صاحب نے فرمایا میں اسے انتہائی وجامع اور متوازن اور ہر پہلو پر سیر حاصل گفتگو انہوں نے پوری دنیا کے بارے میں فرمایا ہے اور واضح اشارات ہمیں دے دیے ہیں اور مجموعی حیثیت سے پاکستان کی خارجہ پالیسی الحمدللہ کہ پوری دنیا اس کو اس وقت متوازن تسلیم کرتی ہے جس میں حقائق کا پورا اور صحیح تجزیہ کیا گیا ہے۔ جذبات سے ہٹ کر ملک کی فلاح و بہبود کے لئے جو لائحہ عمل ہے وہی اختیار کیا گیا ہے۔

<u>مسئلہ افغانستان</u>: سب سے پہلے میں افغانستان کے مسئلہ پر جو متوازن اور حقیقت پر مبنی ہے اور ملک و ملت کے مفادات کے لئے جو بہتر سے بہتر صورت ہے وہ پالیسی اختیار کرنے پر میں حکومت پاکستان کو مبارکباد دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ افغانستان کے مجاہدین صرف اپنے ملک کا دفاع نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ پاکستان کا دفاع کر رہے ہیں اور ملک سے محبت اور اسلام سے تعلق اور حب الوطنی اور ملی تشخص کا معیار میرے نزدیک اس وقت یہ ہے کہ جو شخص افغانستان کے معاملے میں کیسی پالیسی اختیار کرتا ہے۔ اگر اس کو افغانستان کے مجاہدین اور مہاجرین سے محبت نہیں ہے اور وہ ان لوگوں کے تعاون کو صحیح نہیں سمجھتے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس کو اس ملک کا محب وطن قرار دیا جا سکے۔ اسلام کا تقاضا ہے اور اسلام کا حکم ہے کہ جہاں بھی عالم اسلام کی ایک بالشت زمین پر بھی کسی غیر مسلم کی حکومت آگئی اور اس کی آزادی سلب کی جائے گی تو پورا عالم اسلام اس کے لئے ایک جان کی طرح اٹھ کھڑا ہوگا۔ کیونکہ ملت مسلم جسد واحد ہیں۔ تو ہماری خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول یہ ہونا چاہئے کہ جہاں بھی عالم اسلام کے کسی خطے پر کسی ٹکڑے پر جس حصے پر بھی مصیبت آئے تو ہم اس کے لئے اس کی پشت پر کھڑے ہوں اور اس کی مدد کریں۔ یہ اسلام نے ہمیں واضح اصول دیا ہے کہ اگر ایک بالشت زمین پر مشرق میں کافر کا قبضہ ہو جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مغرب کے آخری سرے کے مسلمان پر بھی اس کا دفاع فرض ہو جائے گا۔ جو سیاسی طاقتیں اس وقت افغانستان کے مسئلہ پر نرم رویہ اختیار کرتی ہیں اور جو موجودہ پالیسی کو غلط سمجھتے ہیں وہ درحقیقت اس ملک کی ملت کے دشمن ہیں میں اس پالیسی پر حکومت کو مبارک باد دیتا ہوں۔

صیہونی سرگرمیاں دوسری بات یہ ہے کہ جیسے ہی ہماری پالیسی متوازن ہوتی جارہی ہے اتنا ہی پاکستان دشمن قوتیں اور بالخصوص صیہونی قوتیں اس ملک میں اپنی ریشہ دوانیاں تیز تر کرتی جارہی ہیں۔ اس پہ کڑی نگاہ رکھی جائے اس وقت صیہونی لابی مختلف طریقوں سے اس کی سرگرمیاں عالم اسلام میں تیزی سے جاری ہیں۔ اور صیہونیت کے نزدیک پاکستان ان کا نمبر ایک دشمن ہے۔ وہ پورے عالم اسلام میں پاکستان کو سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں کیونکہ یہ ایک نظریاتی ملک ہے یہاں اس نظریئے کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ وہاں عرب سے بڑھ کر پاکستان کو سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں کیونکہ پاکستان عربوں کا سچا اور مخلص ساتھی ہے۔ وہ اس ساتھی کو ان سے کاٹنا چاہتے ہیں۔ یہاں کے ایٹمی پروگراموں پر اسرائیل نے بڑی غیر ذمہ دارانہ باتیں کہی ہیں۔ اور جناب صدر مملکت نے بھی ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ اسرائیل نے یہ پروگرام بنایا تھا کہ یہاں کی ایٹمی ٹیکنالوجی وغیرہ کو تہس نہس کیا جائے۔ تو ہمیں اپنے تمام امور میں اس چیز کو سرفہرست رکھنا چاہئے وہ یہاں اخلاق اور نظریاتی انتشار پھیلا رہے ہیں۔

محرف قرآن کی تقسیم ابھی پچھلے دنوں اخبارات میں آیا تھا کہ اسرائیل نے پورے عالم اسلام میں محرف قرآن مجید تقسیم کئے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں نسخے پھیلا رہا ہے۔ صیہونیت دشمنی اور یہودیت دشمنی کے متعلق اللہ کے واضح ارشادات کے متعلق آیات کو نکالا گیا ہے۔ اور یہ بھی ہے کہ کئی ہزار نسخے انہوں نے پاکستان میں تقسیم کئے ہیں۔ تو حکومت کو صیہونیت پر نظر رکھنی چاہئے۔

مغربی سامراج کی سرگرمیاں اس کے علاوہ سی آئی اے کی سرگرمیوں پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ ابھی اخبارات میں آیا ہے کہ بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سی آئی اے نے اپنے سرکردہ اور ٹاپ کے انٹیلیجنس ہیں ان کو پاکستان میں کام پر لگانے کا پروگرام انہوں نے بنایا ہے۔ اور انہوں نے ایجنٹ یہاں بھیجے بھی ہیں۔ تو اس پر بھی ان کو نگاہ مرکوز رکھنی چاہئے۔ ہمیں اگر سرخ سامراج کے ہتھکنڈوں سے بچنا چاہئے تو اس کے ساتھ ساتھ ہمیں سفید سامراج اور یورپین سامراج سے بھی اپنے ملک کو پاک رکھنا ہے اس لئے دونوں باتوں میں ہمیں ہر حال میں توازن رکھنا ہے۔

پاکستان کے شمال مغربی علاقے اور آغا خانی عزائم اب ایسی خبریں آرہی ہیں کہ بعض غیر ملکی طاقتیں پاکستان میں اپنے مفادات کے لئے ایک حصہ ایسا قائم کرنا چاہتے ہیں جن سے اس کے سامراجی عزائم اس میں پورے ہوں یہ باتیں تو ہیں یقین سے نہیں پہنچیں لیکن افواہیں، خدشے ہیں اور خاص طور سے شمالی علاقوں میں کچھ علاقے ایسے ان مقاصد کے لئے استعمال کئے جانے کا پروگرام ہے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا کہ گلگت ہنزہ اور چترال میں کچھ اس قسم کا سٹیٹ قائم ہوا

جوان کی سرگرمیوں کے لئے کھلی آماجگاہ چھوڑ دی گئی تو آئندہ یہ پورے پاکستان کے سر پر تلوار ثابت ہو گی بعض ادارے اور بعض فرقے جن کے مراکز باہر ہیں وہ اس سلسلے میں تیز ہو گئے ہیں اور اس وقت سنا ہے کہ وہاں شمالی علاقوں میں کچھ اجتماعات بھی ہونے والے ہیں اور فاؤنڈیشن قائم کی گئی ہے۔ اگر ایسی چیزیں پیدا ہو گئیں تو وہ اسلام اور پاکستان کے مفاد میں نہیں ہوگا۔

پاکستانی سفارت خانوں کی کارکردگی

اسی طرح ہمارے غیر ملکی سفارت خانے اسلام کی اشاعت، دعوت و تبلیغ میں جس انداز میں چاہئے وہ سرگرمی نہیں دکھا رہے ہیں۔ بعض سفارت خانے تو غلط فہمی کی وجہ سے یا لاعلمی کی وجہ سے لٹریچر تقسیم کرتے ہیں مجھے تھائی لینڈ سے کئی خطوط آئے ہیں کہ وہاں پاکستانیوں کی طلب پر ہمارے سفارت خانے نے ایسی کتابیں تقسیم کیں جو پاکستان کی سراسر نفی کرتی ہیں۔ پاکستان کی بنیاد قرآن کریم کے علاوہ سنت پر ہے۔ اور حدیث بھی اس قانون کا حجت اور بنیاد ہے۔ اور تھائی لینڈ اور بنکاک کے سفارت خانے نے منکرین حدیث کی کتابیں تقسیم کیں۔ ایسی سرگرمیوں پر جیسے ہمارے ثقافتی اور کلچرل پروگرام سفارت خانوں کے ذریعے ہوتے ہیں۔ ان پر سختی سے نگاہ رکھی جائے۔ متفق دینی معاملات کے خلاف وہاں پروپیگنڈہ نہ ہو۔ اور اس کے علاوہ عالم عرب میں ہمارے سفارت خانے ہیں وہاں ایسے اہل کار بھیجے جائیں جن کو عربی زبان پر پورا عبور ہو اور وہ ان لوگوں سے گھل مل کر کما حقہٗ بات کر سکیں۔ میں اپنی گذارشات پر اکتفا کرتا ہوں میرا نام اس فہرست میں نہیں تھا آپ نے اچانک بلا کر مہربانی کر دی۔

بی بی سی کی پاکستان دشمنی

میرا ایک بنیادی مسئلہ یہ تھا جسے تحریک التوا کی شکل میں پیش کرنا چاہتا تھا۔ کہ بی بی سی نے جو پروپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے۔ برطانیہ سے ہمارے اچھے تعلقات ہیں مگر یہ کیا ظلم ہے کہ برطانیہ کا ایک ادارہ ۳۶ سال سے مستقل طور پر ایسی پلاننگ کیوں کر رہا ہے جس سے اس ملک کی بنیادیں ہلانا چاہتا ہے۔ اس کی مرضی ہے کہ وہ یہاں کے کسی ایک فرد کی حکومت کی تائید کرے یا اس کی مخالفت کرے۔ مگر اس کو یہ حق کہاں ہے کہ وہ ۳۶ سال سے پروپیگنڈے کے ذریعہ اس ملک کی سالمیت کو تہس نہس کرنا چاہتا ہے اس لئے برطانیہ سے بات کرنی چاہئے۔ کہ یہ جھوٹ پر مبنی پروپیگنڈہ کب تک چلاتا رہے گا۔ شکریہ

سمیع الحق